فَسْئَلُوْٓا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

"تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے" (ترجمہ شیخ الہندؒ)

فتاویٰ یسئلونک

دار الافتاء والارشاد

الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

شمارہ 21 | جمعۃ المبارک 22 ذیقعدہ 1440ھ 26 جولائی 2019ء

خصوصی اشاعت

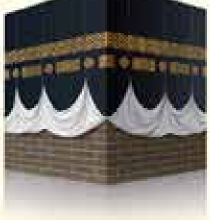

فضائل و مسائلِ حج

دارالافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: کیا حالت احرام میں علیحدہ سے پردہ کے لیے کچھ پہننا ضروری ہے؟ ہم حالت احرام میں چہرہ ڈھانپ نہیں سکتے لیکن علیحدہ سے نقاب والے کیپ کو سنبھالنا بہت مشکل ہوجاتا ہے۔ برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں کہ کیا حج کے پانچ دنوں میں چہرے پر کپڑا لگائے بغیر چہرہ چھپانا ضروری ہے؟

جواب: چہرے کا پردہ جس طرح حالت احرام کے علاوہ واجب ہے اسی طرح حالت احرام میں بھی واجب ہے۔ شرعی حکم کی رعایت کرتے ہوئے کسی قدر تکلیف و دشواری کا سامنا ہو تو ان شاء اللہ اس کا اجر بھی زیادہ ہوگا۔ البتہ یہ ضروری ہے کہ حالت احرام میں چہرے پر کپڑا لگائے بغیر چہرہ چھپایا جائے، اس لیے بہتر یہی ہے کہ اس مقصد کے لیے معروف کیپ کا استعمال کیا جائے۔

حدیث شریف ہے: عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كُنَّا نَخْرُجُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ مُحْرِمَاتٌ فَإِذَا الْتَقَيْنَا الرُّكْبَانَ سَدَلْنَا الثَّوْبَ عَلَى وُجُوهِنَا سَدْلًا (سنن الدار قطنی، کتاب الحج، باب المواقیت)

ترجمہ: ”حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے مروی ہے فرماتی ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکلے اور ہم احرام کی حالت میں تھے تو جب قافلوں سے ہمارا سامنا ہوتا تو ہم اپنے چہروں پر کپڑا لٹکا لیتی تھیں“۔

سوال: میں عمرہ کے لئے جارہا ہوں قطر سے مکہ اور اس کے بعد ان شاء اللہ عمرہ ادا کروں گا۔ پھر میں مدینہ جاؤں گا اور پھر جدہ جاؤں گا قطر جانے کے لئے جو کہ میرا آخری سفر ہوگا۔ جس میں، میں دوبارہ میقات کراس کروں گا۔ اس صورتحال میں کیا میقات میں داخل ہوتے ہوئے جبکہ میں جدہ ایئرپورٹ جارہا ہوں گا اس وقت دوبارہ عمرہ کرنا ضروری ہے یا نہیں؟ نیز حدود حرم اور میقات میں کیا فرق ہے۔ کیا یہ فرق عمرے کے وجوب کے حوالے سے ہے یا نہیں؟

جواب: صورتِ مسئولہ میں سائل جدہ (جو کہ داخل میقات ہے) سے قطر جارہے ہیں اس لئے اُن پر اب دوبارہ نہ عمرہ کرنا لازم ہے اور نہ احرام باندھنا۔ تجاوز عن المیقات بلا احرام (بغیر احرام کے میقات سے گزرنا) اس وقت ناجائز ہے جب سرزمین حرم یا مکہ معظمہ میں داخل ہونے کا قصد وارادہ ہو۔ اللہ تعالیٰ نے تمام عالم میں سے بیت اللہ کی زمین کو عزت کے لئے مخصوص فرما کر اپنا ”بیت“ بنایا جو دنیا میں سے سب سے زیادہ معظم ہے اور اس کی تعظیم کے اظہار کے لئے اس کے گرد یکے بعد دیگرے کئی حلقے قائم فرمائے، ہر ایک حلقے کے ساتھ کچھ آداب خاص کئے۔ سب سے پہلا اور بیت اللہ سے متصل حلقہ مسجد حرام کا ہے، اس کے احکام مثلاً: ایک نماز کا ثواب ایک لاکھ کے برابر، بیت اللہ کا طواف مسجد کے اندر ہوتا ہے اور مسجد حرام سے باہر کوئی سات چکر لگائے تو طواف نہیں ہوگا۔

دوسرا حلقہ پہلے سے زیادہ وسیع شہر مکہ مکرمہ کا ہے اس کے بھی خاص آداب ہیں مثلاً: پورا شہر مکہ عام پناہ گاہ ہے۔ اس میں کسی کو قتل نہیں کیا جائے گا وغیرہ۔

تیسرا بڑا حلقہ حرم کا ہے جو پہلے دونوں حلقوں پر مشتمل ہے۔ حرم شریف کی حدود مکہ مکرمہ کے چاروں طرف حضرت ابراہیمؑ کے زمانے سے متعین ہے۔ جدہ کی طرف سے آنے والوں کے لئے حدِ حرم ”حدیبیہ“ کے قریب ہے جہاں دو ستون علامت حرم کے لئے قائم کئے ہوئے ہیں۔ اس تیسرے حلقے کے احکام بھی تقریباً وہی ہیں جو دوسرے حلقے کے لئے ہیں۔ حدودِ حرم مکہ مکرمہ کے چاروں طرف متعین ہیں، کسی طرف کم اور کسی طرف زیادہ سب سے زیادہ قریب حدِ حرم ”تنعیم“ ہے جو مکہ مکرمہ سے تین میل کے فاصلہ پر ہے۔ چوتھا حلقہ ان سب سے وسیع تر ہے

جس میں یہ پہلے تینوں حلقے سمائے ہوئے ہیں وہ حدودِ مواقیت ہیں۔مواقیت میقات کی جمع ہے۔

حضور ﷺ نے تمام اطراف میں کچھ میقات متعین کر دیئے ہیں جہاں سے مکہ مکرمہ آنے والوں کے لئے لازم ہے کہ بغیر احرام کے آگے نہ بڑھے،احرام خواہ حج کا ہو یا عمرہ کا،پورے حلقہ مواقیت کو فقہاء کی اصطلاح میں ''حل'' کہتے ہیں۔اس حلقے سے باہر تمام کو ''آفاق'' کے نام سے تعبیر کیا جاتا ہے۔

پہلے حلقے کا اصطلاحی نام مسجد حرام ہے،دوسرے حلقے کا مکہ مکرمہ ہے،تیسرے حلقے کا اصطلاحی نام حرم ہے،چوتھا حلقہ حدود حرم سے باہر مگر حدودِ مواقیت کے اندر ہے اس کا اصطلاحی نام ''حل'' ہے،حدودِ مواقیت سے باہر سارا عالم ''آفاق'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

حدود مواقیت درج ذیل ہیں:

1۔بیت اللہ کے شمال سے آنے والوں کے لئے: ذی الحلیفہ

2۔مغرب سے آنے والوں کے لئے: جحفہ

3۔جنوب سے آنے والوں کے لئے: یمن کی سرزمین جبل یلملم

4۔جنوب مشرق سے آنے والوں کے لئے: قرن المنازل

5۔شمال مشرق سے آنے والوں کے لئے: ذات عرق

مذکورہ تفصیل سے یہ بات واضح ہوگئی ہے کہ حدودِ میقات سے بغیر احرام کے گزرنا جائز نہیں ہے اور جو بغیر احرام (خواہ عمرہ کا یا حج کا) کے داخل ہوا اس پر قربانی واجب ہوگی۔حدودِ حرم اور حدودِ میقات میں فرق ہے لیکن احرام باندھنا دونوں صورتوں میں ضروری ہے خواہ عمرہ کا احرام ہو یا حج کا۔(ارشاد الساری،کتاب الحج ص 96/ صحیح البخاری،کتاب الحج)

سوال: ۱۔سعودی عرب میں رہتے ہوئے کیا عمرہ اور حج ادا کیا جا سکتا ہے؟

۲۔پاکستان سے کئی مسلمان برادران سعودی حکومت کی طرف سے اجازت نامہ کے بغیر آتے ہیں اور حج ادا کرتے ہیں،یہ کہتے ہوئے کہ نبی اکرم ﷺ کے دور میں حج کی کوئی فیس نہیں ہوتی تھی۔کیا ایسا کرنا شرعی اعتبار سے جائز ہے؟

۳۔یہی سوال عمرے سے متعلق بھی ہے،کیوں کہ یہاں مجھ سمیت اکثر لوگ بغیر کسی فیس کی ادائیگی کے عمرہ ادا کرتے ہیں۔

جواب: حکومت کی پابندی یا اجازت کے بغیر حج کرنے کی صورت میں بھی شرعاً حج درست ہو جائے گا،حکومتی پابندی امر انتظامی کی وجہ سے ہے اس لیے حکومت وقت کی جائز کاموں میں اطاعت کرنا واجب ہے۔لہٰذا صورت مسئولہ میں بہتر یہ ہے کہ سعودی قوانین کی پاسداری کرتے ہوئے حج و عمرہ کی ادائیگی کی جائے۔

قوله (أمر السلطان إنما ينفذ) أي يتبع ولا تجوز مخالفته(حاشيه ابن عابدين،كتاب القضاء،مطلب طاعة الإمام واجبة)

لأن طاعة الإمام فيما ليس بمعصية فرض (الدر المختار،كتاب الجهاد،باب البغاة البغي)

سوال: میرا سوال میرے والدین کے حوالے سے ہے۔جو دمام سے جدہ آئے عمرہ کرنے کے لیے اور اس طرح انہوں نے 2 یا 3 مرتبہ عمرہ کیا۔ان کا ارادہ تھا کہ میرے ماموں کے گھر جدہ میں کم از کم ایک ہفتہ قیام کریں گے اور وہ ایک ہفتہ ان کے گھر ٹھہریں گے جیسا کہ انہوں نے ارادہ کیا تھا۔البتہ آنے کے بعد فوراً عمرہ کے لیے جدہ نہیں گئے۔برائے مہربانی وضاحت فرمادیں کہ کیا اس صورت میں دم واجب ہوگا؟ یہ سفر خاص طور پر عمرہ کرنے کے لیے ہی کیا گیا تھا مگر احرام دمام کے بجائے جدہ سے پہنا گیا؟

جواب: دم کے لازم ہونے نہ ہونے کا مدار میقات سے بغیر احرام تجاوز پر ہے اگر آفاقی (میقات سے باہر رہنے والا

شخص)مکہ مکرمہ میں داخل ہونے کی غرض سے اپنے گھر سے نکلا تو اس پر لازم ہے کہ وہ میقات سے احرام باندھ لے اگر اس نے بغیر احرام میقات سے تجاوز کرلیا تو دم لازم ہوگا لیکن اگر آفاقی دخول حرم کا ارادہ نہ رکھتا ہو بلکہ حرم سے باہر کسی رشتے دار سے ملاقات کی نیت رکھتا ہے تو اس کے لیے بغیر احرام کے میقات سے تجاوز جائز ہے۔

لہذا صورت مسئولہ میں اگر آپ کے والدین گھر سے عمرے کی نیت سے چلے درمیان میں رشتے داروں سے ملاقات کا ارادہ ہوگیا تو اس صورت میں میقات سے بلا احرام تجاوز کی بناء پر دم لازم ہوگا اور جتنی بار اس طرح کیا اتنے ہی دم لازم ہوں گے لیکن اگر گھر سے نکلتے وقت ہی یہ نیت تھی کہ پہلے رشتے داروں سے ملاقات کریں گے اس کے بعد وہیں سے عمرے کے لیے روانہ ہوں گے تو اس صورت میں دم لازم نہیں۔ چنانچہ اس صورت میں جدہ جا کر وہیں سے احرام باندھنا بھی درست ہے۔

من جاوز وقته الذی وصله الیه حال کونه یقصد مکانا فی الحل کبستان بنی عامر اوجدة مثلا بحیث لم یمر علی الحرم ولیس عند المجاوزة قصد ان یدخل الحرم بعد دخول ذلك المکان ثم بدا له ای ظهور ای حادث أن یدخل مکة ای أو الحرم ولم یرد نسکاً حینئذ فله أن یدخلها ای مکة و کذا الحرم بغیر احرام (شرح اللباب، ص 96، بیروت)

سوال: ہمارے ایک ساتھی پاکستان سے جدہ منتقل ہوگئے ہیں اور انھوں نے اس سال حج کرنا ہے انھوں نے ارادہ کیا ہے کہ وہ حج تمتع کریں گے کیا وہ حج تمتع کر سکتے ہیں؟ اور دوسرا یہ کہ انھیں کسی نے کہا ہے کہ عمرہ تمتع بھی ہوتا ہے تو کیا یہ بات صحیح ہے؟ انھوں نے کہا تھا کہ وہ ایک دفعہ عمرہ کرنے آئے تھے جدہ سے اب وہ واپس چلے گئے ہیں احرام کھول دیا ہے آیا ان پر کوئی دم لازم ہوگیا ہے یا وہ تمتع کر سکتے ہیں برائے مہربانی رہنمائی فرمائیں۔

جواب: جدہ کیونکہ میقات کے اندر داخل ہے اور میقات کے اندر رہنے والے لوگ مکہ والوں کے حکم میں ہیں اور فقہ حنفی کے مطابق اہل مکہ اور داخل میقات رہنے والے لوگوں کے لیے صرف حج افراد جائز ہے حج قران یا تمتع جائز نہیں۔

لہٰذا صورت مسئولہ میں مذکورہ شخص اگر اشہر حج یعنی شوال، ذی القعدۃ اور ذی الحجہ کے دس دنوں میں عمرہ کر چکا ہے اور اب وہ حج بھی کرنے کا ارادہ رکھتا ہے تو اس کا حج تمتع ادا ہو جائے گا لیکن اس پر ایک دم جبر دینا لازم ہوگا۔ عمرہ تمتع کوئی چیز نہیں ہے۔

والمکی ومن فی حکمه یفرد فقط ولو قرن أو تمتع جاز وأساء وعلیه دم جبر (الدر المختار، کتاب الحج، باب التمتع)

ختم شد